تبصرہ کتب

عیسائیت کا پس منظر

مؤلف : مولانا محمد سرفراز خان صفدر

ناشر : مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

اشاعت : اکتوبر ۱۹۹۲ء

صفحات : ۱۲۸

قیمت : ۱۸ روپے

۱۹۶۱ء میں کینیڈا کے ایک کیتھولک جریدے The prospector نے پاکستان میں ترقی پذیر مسیحیت کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی تھی، اس کے بعد مردم شماری کی رپورٹ سامنے آئی جس نے کیتھولک جریدے کے دعوے کی جزوی صداقت ثابت کر دی تو ملک عزیز کے دینی حلقوں میں اضطراب کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ رسائل و جرائد نے اس صورت حال کا نوٹس لیا،[1] کچھ کرنے کی باتیں کی گئیں اور اہل علم نے تصنیف و تالیف کے محاذ پر کمرِ ہمت کس لینے کے ارادے کیے۔ سال ڈیڑھ میں کئی کتابیں سامنے آ گئیں،[2] انہیں میں سے ایک مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی زیر تبصرہ تالیف "عیسائیت کا پس منظر" تھی۔

مؤلف کی سوچ کے مطابق مسیحیت کی ترقی کا راز اس کی الٰہیات یا تعلیمات میں نہیں بلکہ "دولت و عورت اور مالی (وسائل کی) فراوانی" میں ہے۔ (صفحہ ۲۱) مؤلف نے آغاز کتاب میں مسیحی پادریوں کے اس اعتراض کا ذکر کیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اعتراض کے جواب میں اُنہوں نے خود مسیحی اہل علم کی ایسی تحریریں پیش کی ہیں جو اس اعتراض کو بے حقیقت بنا دیتی ہیں۔

مسیحی مشنری سرگرمیوں کے حوالے سے مؤلف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی جانب مبعوث ہوئے تھے اور انہوں نے انجیل کے اقتباسات دے کر یہ بات واضح کی ہے تاہم اس کے برعکس اُنہیں متیٰ کے باب ۲۸ میں یہ بیان بھی ملا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مصلوب ہونے اور دفنائے جانے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ

> آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔

مؤلف نے اس صورت حال کو موجودہ اناجیل کے باہمی تضاد سے تعبیر کیا ہے، تاہم اُنہوں نے

اس امر پر دلائل دیے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ساتھ دوسری قوموں کو وعظ و نصیحت کرنے کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا چنداں درست نہیں۔

مؤلف نے عہد نامۂ عتیق کا مطالعہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس میں انبیائے کرام کی توہین کی گئی ہے۔ انبیائے کرام کی طرف ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جو کسی اچھے انسان کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ اسی طرح اُنھوں نے عہد نامۂ عتیق میں تحریف کے تاریخی ثبوت مہیا کیے ہیں۔ آخر میں اُنھوں نے مسیحی عقائد --- تثلیث، ابنیت مسیح اور کفارہ --- پر بحث کی ہے۔ مؤلف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اُس طرزِ عمل کا دلچسپ موازنہ پیش کیا ہے جو دونوں گروہوں نے اپنے اپنے نبی کے ساتھ اختیار کیا تھا۔ اسلامی نقطۂ نظر سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بھی اُسی طرح اُن کے جاں نثار تھے جیسے صحابہ کرامؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے مگر اناجیل میں شاگردانِ عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کچھ زیادہ قابلِ کشش نہیں۔

کتاب کی زبان اور اندازِ بیان مناسب ہے، اگرچہ کہیں کہیں مناظرانہ رنگ کی جھلک آ گئی ہے۔ کتابت کی اغلاط کے علاوہ مغربی اہلِ قلم اور اُن کی تالیفات کے ناموں میں غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ٹی -ڈبلیو -آرنلڈ کو ڈبلیو -ٹی -آرنلڈ لکھا گیا ہے۔ (ص ۱۹) اسی صفحے پر پروفیسر براؤن کا ایک اقتباس دیا گیا ہے مگر یہ اُن کی کس کتاب سے لیا گیا ہے، یہ بتا دیا جاتا تو زیادہ مفید ہوتا۔ اسی طرح مصر کے "مشہور اخبار لیجپٹ میں ایک مسیحی" (ص ۱۹) کی تحریر کا حوالہ ہے جس کی تصدیق ممکن نہیں۔ "ایک مسیحی" کا نام ہونا چاہیے تھا اور اخبار کا بقیدِ تاریخ حوالہ ہونا چاہیے تھا۔

کتاب سفید کاغذ پر کارڈ بورڈ کی خوبصورت جلد کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ (اختر راہی)

حواشی

۱۔ مثال کے طور پر دیکھیے: سیّد جمیل، پاکستان میں عیسائیت کی رفتار ترقی، ماہنامہ "ترجمان القرآن" (لاہور)، بابت جنوری، فروری، مارچ اور اپریل ۱۹۶۱ء

۲۔ حسب ذیل کتب ۶۲-۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی تھیں۔

* ابوالمحمود سوہدروی، اسلام اور عیسائیت، سوہدرہ: مکتبہ اہل حدیث (۱۹۶۱ء)
* ثناء اللہ امرتسری، اسلام اور مسیحیت، لاہور: جمعیتِ اہل حدیث (اپریل ۱۹۶۱ء)
* رابطہ دعوت و تبلیغ، مسیحیت۔ مغربی پاکستان میں، لاہور: رابطہ دعوت و تبلیغ (س-ن)
* سعید بن وحید، عیسائی مشنری سے ملاقات، کراچی: دِسندار انجمن (۱۹۶۱ء)

["دِسندار انجمن" حیدر آباد دکن کے ایک شخص دِسندار چن بسویشور کی جانب منسوب

ہے۔ یہ صاحب ابتداءً قادیانیت سے وابستہ رہے تھے، بعد میں انھوں نے منفرد راستہ اختیار کیا اور اپنے آپ کو ہندوؤں کا اوتار "چن بسویشور" قرار دیا۔ حیدر آباد میں ایک خانقاہ بنائی اور اس کا نام "خانقاہ سرورِ عالم" یا "جگت گرو آشرم" رکھا۔
سعید بن وحید اسی "دینداراانجمن" کے مبلغ تھے مگر انہوں نے اپنے رہنما کی تعلیمات کو چھپاتے ہوئے "عیسائی مشنری سے ملاقات" تالیف کی۔ کئی ایک معروف علمائے کرام نے اس کتابچے پر تقریظیں لکھی ہیں۔ "دیندار انجمن" کی اصلیت جاننے کے لیے دیکھیے:
رشید احمد، بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا یعنی دیندار انجمن، کراچی: کتب خانہ مظہری (۱۳۹۶ھ)
زاہد صدیقی، بے نقاب، ماہنامہ "فاران" (کراچی)، فروری ۱۹۵۷ء، ص ۹-۳۱
محمد الیاس برنی، بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش، ماہنامہ "فاران" (کراچی)، مارچ ۱۹۵۷ء، ص ۲۵-۳۰]

* شمس الدین احمد قریشی، آئینۂ عیسائیت، راولپنڈی: اسلامی مشن (۱۹۶۱ء)
* ـــــ حقیقتِ عیسائیت، حسن ابدال: اسلامی مشن (س-ن)
* عرشی امرتسری، مسیحیت کی آغوش میں، راولپنڈی: مکتبہ فیض الاسلام (۱۳۸۱ھ)
* کوثر نیازی، آئینۂ تثلیث، لاہور: مکتبہ شہاب (اپریل ۱۹۶۲ء)
* محمد ادریس کاندھلوی، احسن الحدیث فی ابطال التثلیث، لاہور: علمی مرکز (۱۹۶۱ء)
* ـــــ اسلام اور نصرانیت، لاہور: مکتبہ عثمانیہ (س-ن)
* محمد سلیمان منصور پوری، استقامت، لاہور: المکتبۃ السلفیہ (۱۹۶۱ء)